سوال

(214)مروّجہ فاتحہ خوانی کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل میت کے گھر مروّجہ فاتحہ خوانی کی شرعی حیثیت کیا ہے، بالدلائل تحریر کریں۔ نیز

مسلم شریف جلد دوم کتاب الجنائز میں حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ حضرت ام سلمہ کے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مردے کی آنکھیں بند کیں تو فرمایا جب روح نکلتی ہے تو آنکھیں پیچھا کرتی ہیں۔ گھر والوں نے رونا شروع کیا، آپ ﷺ نے فرمایا، دعا کرو فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دعا کی۔ دوسری روایت مسلم شریف جلد دوم، ص: ۳۰۳ پر ہے کہ نبی ﷺ نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی:

'اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِی عَامِرٍ حَتّٰی رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِكَ' (صحیح مسلم، بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي مُوسَى وَأَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيَّيْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، رقم: ۲۴۹۸)

کیا ان دونوں روایتوں سے فاتحہ خوانی کا ثبوت ملتا ہے یا نہیں؟ (ایک سائل) (۱۴ مئی ۱۹۹۳ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں ذکر کردہ احادیث میں مروّجہ فاتحہ خوانی کا نام و نشان تک موجود نہیں۔

حقہ کی مجلس سجی ہو لوگ ادھر اُدھر کی باتیں ہانک رہے ہوں۔ ہر آنے والا التماس کرتا ہے پڑھو فاتحہ۔

منٹوں سیکنڈوں میں سب کو فارغ کر کے بلا انقطاع حقے کا دور جاری رکھا جاتا ہے۔ احادیث سے تو معلوم ہوتا ہے جس منہ سے پیاز وغیرہ کی بدبو آرہی ہو، فرشتے قریب نہیں پھٹکتے پھر کیا خیال ہے ایسی بدبودار مجلس پر رحمت کے فرشتوں کی آمد ممکن ہے۔ جواب یقیناً نفی میں ہے۔ پھر اصل اختلاف موجود مجلس کی ہیئت ترکیبی پر ہے۔ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے کسی عزیز کی وفات پر تین دن کا جلسہ دعائیہ جما کر بیٹھا کرتے تھے۔

جب کہ بعض روایات میں اس کو نوحہ قرار دیا گیا ہے۔ جہاں تک میت کے لیے دعائے مغفرت کا تعلق ہے۔ سو یہ غیر متنازع امر ہے۔ سبھی اس بات کے قائل ہیں کہ دعاء ہونی چاہیے جس طرح کہ کئی ایک احادیث اور قرآنی آیت ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ ﴿الحشر:١٠﴾ میں مصرح ہے اور تعزیت بھی مسنون ہے جس کے لیے جگہ اور وقت کی کوئی حدبندی نہیں۔ لیکن محل نظر صرف مروّجہ طریقہ ہے جو درست نہیں۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:223

محدث فتویٰ